اردو نعتیہ شاعری میں موضوع روایات کا تنقیدی جائزہ

Fabricated Traditions in Urdu Praiseful Poetry

Muhammad Shahzad Mujaddidi
Phd Scholar.
Department of Islamic thought & civilization,UMT Lahore:
msmujaddidi@yahoo.com
A-Khalid Madni
Associate Professor
Department of Islamic thought & civilization,UMT Lahore:
khalid.madni@umt.edu.pk

Abstract

The genre of 'Naat' has engaged a highly important position in the history of Islamic literature, on account of its religious reverence it also has literary, social, conceptual and ideological importance. On the basis of a direct connection with the holy Quran and Sunnah and being a luminous and radiant chapter of the noble life of the Last Holy Prophet Muhammad (peace be upon him), Muslims from all over the world have always expressed special interest and adoration at every level for this sacred art of poetry in all ages and periods, that is why an abundant treasure of 'Naatiya poetry' is found in Urdu literpature like Arabic and Persian. Ghazal, Nazam, Qaseeda, Rubai, Masnavi and besides prolong texts on the Praises of the Prophet (Mawlid un Nabi) and Ascension of the Holy Prophet (Miraj un Nabi), there exists uncountable expressions on the poetic biographies of the Holy Prophet by many writers are a valuable assets in Urdu Literature. Due to these innumerable expressions of writings there is a deviation from the required authentic standards and directives of Islamic Law (shariah) overpowered by exaggeration, embellishment, enthusiastic love or ignorant mysticism and while trying to acquire universality they have distracted from the principle of "be insane in the presence of Lord be vigilantly respectful in the presence of Mustafa", and combined freshness with harshness and defectiveness even the topics of subjective narrations are woven in poetry, in this way under the guise of admiration consciously or unconsciously poets of 'Naat' have committed a serious mistake of speaking falsehoods, and even going against the instructions of the Holy Prophet who is the most appraised one for all the worlds. Which is

equivalent of making religion into non-religion and is not at all allowed according to the moral and Islamic codes for any Muslim. Moreover these type of self-created and fake subjects after interweaving in poetry are presented in the society as hadith and noble life of the Holy Prophet and create misinformation and misunderstanding on ideological, moral and conceptual levels and shake the very foundation of ideology of the whole society. Therefore Imams of Islamic Law and hadith have provided a healing cure for this ailment through their extreme hard work and research, in the light of which we can differentiate between right and wrong and save our religious, intellectual and social environment from the ignorance of pollution. Current research thesis is a literary document comprised on the analysis, study, research and criticism about the 'Urdu Naatiya' poetry.
Keywords: praise,fabrication,urdupoetry,hadith standard,exagiration.

ہمارے دینی ادب میں نعت کی روایت قرونِ اولیٰ سے ہی نہایت اہتمام سے شامل رہی ہے اور قرآن و سنت میں اسے مدائح نبویہ اور محاسن و شمائل محمدّیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰت والتسلیمات کے تناظر میں اختصاصی مقام و مرتبہ بھی عطا کیا گیا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں آیات کریمہ اور ہزاروں احادیث مبارکہ محض سرکار دو عالم ﷺ کے فضائل و محاسن اور محامد و اوصاف کے بیان پر مشتمل دکھائی دیتی ہیں۔ اسی طرح کتب سیرت طیبہ بھی ورق ورق اور سطر سطر ایسے مضامین مدح و ثناء کو اپنے دامن میں سمیٹے نظر آتی ہیں جن سے حضور ختمی مرتبت ﷺ کے اسوہ حسنہ اور صوری و معنوی کمالات کا اظہار ہوتا ہے۔ لہٰذا اسلامی ادبیات میں پائی جانے والی مختلف اصناف نظم و نثر میں اہل ایمان شعراء بلکہ بعدازاں غیر مسلم شعراء نے بھی رحمۃ للعٰلمین، خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں اپنی عقیدتوں کے نذرانے بصورت نظم و غزل اور قصیدہ و رباعی پیش کرنا اپنے لیے باعثِ سعادت اور ذریعۂ نجات سمجھا اور شاعر دربار رسالت حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (م 54ھ) سے لے کر مولانا عبدالرحمن جامی (م 898ھ) اور مولانا احمد رضا خان قادری (م ۱۹۲۱ء) سے لے کر علامہ اقبال (م ۱۹۳۸ء) تک منظوم سیرت نگاری اور نعت گوئی کا ایک مربوط سلسلہ مطلع ادب پر ابھرتا دکھائی دیتا ہے۔ ماضی ماضی قریب سے عصر حاضر تک خصوصاً قیام پاکستان کے بعد مملکت خداداد پاکستان میں جن خوش نصیب شعراء نے اس حوالے سے قابل قدر اور نمایاں خدمات سر انجام دی ہیں' ان میں اعجاز رحمانی (م 1936ء)، سیماب اکبر آبادی (م 1951ء)، مولانا ظفر علی خان (م 1956ء)، ضیاء القادری، بدایونی (م 1970ء)، ماہر القادری (م 1978ء)، حافظ مظہر الدین (م 1981ء)، حفیظ جالندھری (م ۱۹۸۲ء)، احسان

احسان دانش (م ۱۹۸۲ء)، منور بدایونی (م 1984ء)، صبا اکبر آبادی (م 1991ء)، محمد اعظم چشتی (م 1993ء)، محشر بدایونی (م 1994ء)، حسرت حسین حسرت (م 1997ء)، حافظ لدھیانوی (م 1999ء)، اقبال عظیم (م 2000ء)، صائم چشتی (م 2000ء)، ریاض الدین سہروردی (م 2001ء)، ہلال جعفری (م 2001ء)، بے چین راجپوری (م 2001ء)، مسرور کیفی (م 2003ء)، تابش دہلوی (م 2004ء)، ادیب رائے پوری (م 2004ء)، حفیظ تائب (م 2004ء)، حنیف اسعدی (م 2005ء)، احمد ندیم قاسمی (م 2006ء)، پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی (م 2009ء)، عبد العزیز خالد (م 2010ء)، راغب مراد آبادی (م 2011ء)، بشیر حسین ناظم (م 2012ء)، خالد احمد (م 2013ء)، خالد محمود نقشبندی (م 2018ء)، راجا رشید محمود (م 2021ء)، رفیع الدین ذکی قریشی (بقید حیات) اور ڈاکٹر ریاض مجید (بقید حیات) جیسے شعراء قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ بھی پاکستان اور ہندوستان میں ہزاروں ماہر اور قادر الکلام نعت گو شعراء ہوئے اور موجود ہیں جن کی ہمہ جہت خدمات کا تذکرہ تفصیل کا متقاضی ہے۔

بلاشبہ یہ بات بھی لائق اطمینان ہے کہ عمومی طور پر حمد و نعت اور سلام و مناقب کی طرف مذہبی رجحان رکھنے والے شعراء متوجہ ہوئے اور کمال محبت سے ہدیہ ہائے عقیدت اپنے آقا و مولا کی بارگاہ میں پیش کرتے رہے۔ یہاں نور نامے، معراج نامے اور عوامی محافل میلاد میں پڑھے جانے والے مولود ناموں کا ذکر بھی ضروری ہے کہ یہ سلسلہ بھی ایک زمانے تک نہایت اہتمام سے رائج اور مقبول رہا ہے اور اس عقیدت مندانہ رجحان کے نتیجے میں کچھ ایسے لوگ بھی نعتیہ شاعری کے میدان میں اترے جو مطلوبہ شرعی استعداد اور علمی قابلیت کے حامل نہ تھے۔ لہٰذا ان کے قلم سے نکلنے والے کلام میں کچھ غیر شرعی اور غیر علمی رویے بھی شامل ہوئے اور نہ صرف کمزور و ضعیف بلکہ موضوع روایات تک ذخیرۂ ادب میں شامل ہوتی چلی گئیں اور عوامی مقبولیت و پذیرائی نے انہیں رفتہ رفتہ درجۂ استناد عطا کر دیا۔

اُمت مسلمہ میں ۴۱ ہجری سے شروع ہونے والے فتنۂ وضع حدیث کے اثرات معاشرے کے دیگر طبقات یعنی علماء، خطباء، واعظین اور صوفیاء سے ہوتے ہوئے نعت گو شعراء تک بھی پہنچے اور پھر اس طرح کے غیر مستند اور سطحی کلام کو ترنم سے پڑھنے والے میلاد خوانوں، قوالوں اور نعت کو پیشہ وارانہ طور پر پڑھنے والے نعت خواں حضرات نے عوام النّاس تک پہنچانے میں منفی کردار ادا کیا۔ اس طرح یہ بے بنیاد افکار و نظریات عام اور سادہ لوح لوگوں کے دل و دماغ میں رچ کر عقیدہ کی شکل اختیار کرتے چلے گئے۔ غیر علمی اور تحقیق سے خالی مواد منبر و محراب سے ہو کر جب دین کے روپ میں سامعین تک پہنچتا ہے تو رفتہ رفتہ عقیدت، عقیدہ کی صورت میں ڈھل کر

شدید مذہبی رحجان بن جاتی ہے اوراس کے نتیجہ میں بعض اوقات معاشرے میں نہایت بھیانک اور ہولناک اختلافی صورت حال جنم لیتی ہے دوسری طرف مناظرے ، مجادلے اور شدت پسندی پر مبنی حوادث بھی رونما ہوتے نظر آتے ہیں۔ حدیث نبوی چونکہ احکام شرعیہ کا دوسرا بڑا مأخذ ہے لہٰذا اس کی حفاظت وصحت کے حوالے سے علماء امت نے نہایت عرق ریزی اور گہری دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے علم وفن پر مبنی ایک پورا نظام وضع کیا ہے۔ تاکہ غیر حدیث، حدیث کا اور غیر دین، دین کا درجہ حاصل نہ کرسکے۔

چنانچہ ماہرین اصول حدیث نے حدیث نبوی ﷺ کی اقسام کے حوالے سے ضعیف روایات کی تقریبا ۱۴۶ اقسام بیان کی ہیں، جن میں سے آخری قسم کو موضوع یعنی وضعی اور جعلی روایت کے نام سے موسوم کیا ہے۔ موضوع روایت حدیث ضعیف کی وہ قسم ہے جسے کسی کذاب راوی نے ازخود گھڑ کے ذخیرہ حدیث میں شامل کردیا ہو یا کسی جھوٹے شخص نے کسی من گھڑت سند کے ساتھ اس روایت کو بیان کیا ہو، کسی حدیث کی سند میں اگر مشہور وضاع یا کذاب راوی کا نام ہو تو وہ روایت بھی عندالمحدثین موضوع قرار پاتی ہے، اسی طرح سند حدیث میں اگر کوئی راوی متہم بالکذب یعنی جھوٹ کا الزام رکھنے والا ہو تو بھی اُس روایت کو قبول نہیں کیا جاتا۔ ائمہ حدیث نے موضوع روایات کی درج ذیل مخصوص اور بنیادی علامات بیان کی ہیں۔

۱. واضع حدیث کا ذاتی اعتراف کہ اس نے روایت وضع کی ہے۔
۲. روایت کا قواعد عربیہ کے خلاف ہونا۔
۳. روایت میں رکاکت لفظی ومعنوی کا پایا جانا۔
۴. روایت کا خلافِ عقل سلیم ہونا۔
۵. معمولی عمل پر بہت زیادہ اجر وثواب کی بشارت یا معمولی بات پر شدید سزا کی وعید کا پایا جانا۔

اس کے علاوہ کسی بدعقیدہ اور دروغ گو شخص کا اپنے فرقہ ونظریہ کی تائید میں روایت گھڑنا وغیرہ بھی اس زمرہ میں آتا ہے۔ [1]

موضوع روایات کے بارے میں ائمہ حدیث کا متفقہ فیصلہ ہے:

---

[1] ۔ صالح: صبحی، ڈاکٹر، علوم الحدیث (مترجم) ص ۳۳۸ تا ۳۴۱، ط: مکتبہ کشمیر، فیصل آباد
Sualeh: Subhi, Dr, uloom ul Hadith (Translated), Page 338 to 341, Maktaba Kashmir, Faisalabad.

لایحل روایتهٔ الالبیان وضعِه[٢] سوائے بیان وضعیت کے اس کی روایت کرنا حلال نہیں۔

حضرت ربیع بن خیثم رحمہٗ اللہ صحیح حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

لهٗ ضوءکضوءالنهار۔اس میں دن کی روشنی جیسی چمک ہوتی ہے۔

موضوع روایات کے بارے میں ان کا قول ہے:

لهٗ ظلمة کظلمة اللیل[3]۔اس میں رات کی تاریکی جیسی ظلمت ہوتی ہے۔

ملا علی قاری رحمہٗ اللہ (م۔١٠١٤ھ) کہتے ہیں:

والاحادیث الموضوعةعلیها ظلمة و رکاکة مجازفات باردة تنادی علی وضعها واختلاقها۔[4]

موضوع حدیثوں میں ایک خاص قسم کی تاریکی، سطحیت اور بے تکا پن ہوتا ہے جو ان کے جعلی اور من گھڑت ہونے کا اعلان کر رہا ہوتا ہے۔

اردو ادب کے نعتیہ ذخائر میں جہاں صحیح احادیث پر مبنی مضامین بکثرت ملتے ہیں' وہاں سینکڑوں نعتیہ اشعار ایسے بھی ہیں جن کی بنیاد کسی شدید ضعیف یا ساقط الاعتبار موضوع (من گھڑت) روایت پر ہے اور موضوع یعنی وضعی و جعلی روایت عندالمحدثین صرف اور صرف اس صورت میں بیان کرنا جائز اور حلال ہے جب کہ اس کی وضعیت کو ظاہر کرنا مقصود ہو کیونکہ کسی قول یا فرمان کو بلا تحقیق رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا بہت بڑی جسارت ہے اور عمداً کسی ایسی بات کو جو آپ ﷺ نے نہ فرمائی ہو آپ ﷺ کی ذات گرامی سے منسوب کرنا 'اکبر الکبائر' ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ(٥)

2۔ شاکر: احمد، محمد، الباعث الحثیث شرح اختصار علوم حدیث: ص٨٥، ط، دار الفیحاء، دمشق ١٤١٤ھ: ١٩٩٤ء

Shakir: Ahmad, Muhammad, al ba'ith al Hath'ath Sharah Iktasar uloom Hadith: Page 85, Dar ul fai'ha', Dimashq 1414 Hijri, 1994.

3۔ امینی: محمد تقی، مولانا، حدیث کا درایتی معیار: ص١٨٩ ط: قدیمی کتب خانہ، کراچی۔١٩٨٦ء۔

Ameeni: Muhammad Taqi, Moulana, Hadith ka Dira'iti Ma'yar: Page 189, Qadimi kutub Khana, Karachi, 1986.

4۔ القاری: علی بن سلطان، ملا، موضوعات کبیر: ص: ٩٢، مطبع مجتبائی، دہلی۔

Al Qari: Ali bin Sultan, Mulla, Moudhua'at al Kabir, Page 92, Matba' Mujtabai, Delhi.

''جس شخص نے قصداً مجھ پر جھوٹ باندھا' اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالیا۔''

ایک دوسرے مقام پر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ اقُلْ فَلْيَتَبَوَّا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (٦)

''جس نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کی تھی' وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کرلے۔''

آج کل تقریر و تحریر میں اس بے احتیاطی کی بھرمار ہے۔ واعظین اور قصہ گو قسم کے مقررین کا یہ عام وطیرہ ہے کہ وہ بغیر علم کے احادیث بیان کر رہے ہوتے ہیں، محافل میلاد میں سٹیج سیکرٹری اور نقیب قسم کے لوگ تو اسی طرح کی خرافات پر ہی چل رہے ہیں حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا انْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (٧)

''کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کردے۔''

ایک روایت میں ''كفٰى بالمرءِ اثماً'' کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

مشہور روایت ''الفقر فخری'' کی تحقیق:

افراط تجاہل کی موجودہ فضا میں ہم ائمہ محدثین کی رہنمائی میں ایسی روایات کی نشاندہی کا فریضہ سرانجام دیناوقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے ارشادات نہیں ہیں لیکن انہیں احادیث کہہ کر لکھاپڑھا اور سناسنایا جاتا ہے۔ ان موضوع روایات میں سے ایک مشہور و معروف قول ہے:

الفقرُ فخري وبه أفتخر۔ ''فقر میرا فخر ہے اور میں اس کے ساتھ مفتخر ہوں۔''

---

5. بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح الجامع، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ، رقم:110،ط: دار ابن حزم، بیروت۔
Bukhari: Muhammad bin Isma'il, Sahih al Jamy, Kitab ul ilm, Ba'ab ithmu man kazab ala al Nabi, Raqam 110, Dar ibn e Hazam, Beirut.

6. ایضاً، رقم:109
Ibid, Raqam 109,

7. قشیری، مسلم بن حجاج، صحیح الجامع، مقدمہ، باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع، رقم:7، مکتبہ العصریہ، بیروت 2013ء۔
Qusha'eri, Muslim bin Hajjaj, Imam, Sahih al Jamy, Muqadima, Ba'ab al nahi anil Hadith biquli ma'sa mia, Raqam 7, Maktaba tul Asria, Beirut, 2013.

اس قول کی شہرت اور مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اچھے اچھے اہل علم اپنی تصنیفات و مقالات میں اسے نقل کر کے اس سے استشہاد کرتے ہیں اور نعت گو شعراء اپنے کلام میں اس مضمون کو منظوم کرتے ہیں۔ شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کا معروف مصرع ہے:

سماں "الفقر فخری" کا رہا شانِ امارت میں [٨]

سلسلہ سہروردیہ کے ایک فاضل صوفی بزرگ مولانا قلندر علی سہروردی (م ١٩٥٨ھ) رحمہٗ اللہ نے تصوف اور اہل تصوف کے دفاع میں ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا عنوان ہی "الفقر فخری" ہے یہ کتاب متعدد بار شائع ہو چکی ہے اور اس کے اندرونی ٹائٹل پیج پر ایک شعر یوں درج ہے:

کروں مال و زر کی میں کیوں ہوس، مجھے اپنے فقر پہ فخر بس
یہی حرزِ جانِ فقیر ہے، یہی "قولِ شاہِ حجاز" ہے [٩]

الغرض اس موضوع اور باطل روایت کو ایسے ایسے بزرگوں نے "قولِ شاہِ حجاز" ہی سمجھا اور تقریر و تحریر میں اسے بالالتزام جگہ دی۔ ہم ائمہ محدثین و ماہرین اصول حدیث کے اقوال و آراء کی روشنی میں اس قول کا تنقیدی اور فنی جائزہ پیش کرتے ہیں:

امام ابن حجر عسقلانی کا موقف:

حضرت امام احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (م ٨٥٢ھ) اپنی تصنیف "تلخیص الحبیر" میں فرماتے ہیں:

وَهَذَا الْحَدِيثُ سُئِلَ عَنْهُ الْحَافِظُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ كَذِبٌ لَا يُعْرَفُ فِي شَيْءٍ مِنْ كُتُبِ الْمُسْلِمِينَ الْمَرْوِيَّةِ، وَجَزَمَ الصَّنْعَانِيُّ بِأَنَّهُ مَوْضُوعٌ [١٠]

---

8. اقبال، محمد، علامہ، کلیات اقبال، ص 223، ط: خالد بک ڈپو، لاہور۔
Iqbal, Muhammad, Allama, Kulliyat e Iqbal, Page 223, Khalid Book Depot. Lahore.

9. سہروردی، قلندر علی، الفقر فخری، ٹائٹل پیج، ط: مرکزی مجلس سہروردیہ، لاہور۔
Soharawardi, Qalandar Ali, Al Faqr Fakhri, Title Page, Markazi Majlis e Soharawardia, Lahore.

''اس حدیث ''الفقر فخری'' کے بارے میں حافظ ابن تیمیہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا یہ جھوٹ ہے مسلمانوں کے ذخیرہ مرویات میں اس قسم کی کوئی چیز نہیں پائی گئی۔امام صنعانی نے بھی اس کے موضوع ہونے کی تاکید کی ہے۔''

امام الانبیاء ﷺ کا فقر سے استعاذہ :

ایک اور قابل غور امر یہ ہے کہ صحیح احادیث میں حضور ﷺ کا فقر سے استعاذہ اور پناہ مانگنا ثابت ہے اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو بھی اس کی تعلیم فرمائی۔ چنانچہ فقر سے استعاذہ کے الفاظ یوں مروی ہیں:

اللهم أعوذبک من فتنة الفقر[١١] ''اے اللہ! میں مفلسی کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

سنن ابی داؤد میں عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں مسنون دعائیہ کلمات یوں ہیں:

اللهم إني أعوذبک من الکفر والفقر[١٢] ''اے اللہ! میں کفر اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

یہاں کفر کے ساتھ فقر کا تذکرہ لائق عبرت بھی ہے اور محل تنبیہ بھی۔

صحیح ابن حبان میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

فقال رجل: ویعتدلان؟ قال ﷺ: نعم[١٣]

---

10. عسقلانی: ابن حجر، احمد بن علی، امام، تلخیص الحبیر، جلد ۳، ص 235، ط: موسسۃ قرطبۃ، مصر، 1995ء۔
Asqalani: Ibn e Hajar, Ahmad bin Ali, Imam, Talkhis al Habbeer, Jild 3, Page 235, Mowssassah' Qurtaba, Egypt,1995.

11. بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح الجامع، کتاب الدعوات، باب التعوذ من المأثم والمغرم، رقم ۶۳۶۸، ۶۳۷۷
Bukhari, Muhammad bin isma'il, imam, Sahih al jamy, kitab al dawa'at, ba'ab al tawuz min al ma'thum wa al maghram, Raqam 6368,6377,

12. سجستانی: ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، امام، سنن، کتاب الادب، باب مایقول اذا صبح، رقم: 5090، ط: مکتبہ الریاض الحدیثیہ، ریاض۔
Sajistani: Abu Dawood, Suleman bin Ash'as, Imam, Sunan, Kitab ul adab, ba'ab ma yaqowl iza'a subhu, Raqam 5090, Maktaba al riyadh al Hadithsia, Riyad

13. ابن حبان، محمد، امام، (مترجم) الاحسان، کتاب الادعیۃ، باب ذکر البیان ان الشئی۔۔۔الخ، رقم: 1026، ط: شبیر برادرز، لاہور، 2014ء۔

"ایک شخص نے پوچھا کیا یہ دونوں برابر ہیں ؟آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔"

ائمہ حدیث کے اقوال

امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی رحمہ اللہ (م ٩٠٢ھ) اپنی تصنیف لطیف "المقاصد الحسنۃ" میں رقم طراز ہیں :

الفقر فخری وبه أفتخر---هو باطل موضوع (١٤)

"الفقر فخری و به أفتخر---الخ، باطل اور گھڑی ہوئی روایت ہے۔"

ملا علی بن سلطان القاری رحمہ اللہ (م ١٠١٤ھ) "الأسرار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة" میں فرماتے ہیں:

الفقرفخری وبه أفتخر--- قال العسقلانی:هوباطل الموضوع وقال ابن تيمية: هوكذب (١٥)

"فقر میرا فخر ہے---الخ، عسقلانی نے اسے باطل اور موضوع کہا ہے اور ابن تیمیہ کہتے ہی کہ یہ کذب ہے۔"

شیخ محمد طاہر بن علی پٹنی رحمہ اللہ (م ٩٨٦ھ) "تذکرۃ الموضوعات" میں اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں: الفقرفخری وبه أفتخر--- قال شيخنا:هوباطل موضوع (١٦)

"الفقر فخری---ہمارے شیخ نے اسے باطل اور موضوع کہا ہے۔"

مزید لکھتے ہیں: اسے الصنعانی نے بھی موضوع کہا ہے۔

Ibn e Haba'an: Muhammad, Imam (Translated) Al ihsa'an, kitab al da'iya, ba'ab zikr al bayan in al shai….Raqam 1026, Shabbir Brothers, Lahore, 2014.

14. زرقانی، محمد بن عبدالباقی، امام، مختصر المقاصد الحسنہ، رقم: 692، ط: المکتب الاسلامی، بیروت، 1989ء۔

Zirqani, Muhammad bin Abdul Baqi, Imam, Mukhtasir al maqasid al Hasna, Raqam 692, Al Maktab al islami, Beirut, 1989.

15 القاری، ملا علی، الموضوعات الکبیر، حرف فاء، ص50، ط: المجتبائی، دہلی۔

Al Qari, Mulla Ali, al mudhu'at al kabir, Harf fa'a, Page 50, al mujtabai, Delhi.

16. پٹنی، محمد طاہر بن علی، شیخ، تذکرۃ الموضوعات، ص١٧٨، ط: المکتبۃ القیمۃ، ممبئی، 1343ھ۔

Patni, Muhammad Tahir bin Ali, Shiekh, Tazkara tul Moudhua'at, Page 178, al maktaba tul Qayimmah, Mumbai, 1343 Hijri.

شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی رحمہٗ اللہ (م ۱۱۶۲ھ) ''کشف الخفاء'' میں اس قول کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں:

قال الحافظ ابن حجر: باطل موضوع، وقال في التمييز: كالمقاصد ومن الواهي في الفقر ما للطبراني عن شداد بن أوس رفعه: "الفقر أزين بالمؤمن من العذار الحسن على خد الفرس"، وقال ابن تيمية: كذب، وسنده ضعيف والمعروف أنه من كلام عبد الرحمن بن زياد بن أنعم كما رواه ابن عدي في كامله [۱۷]

''حافظ ابن حجر نے اسے باطل و موضوع کہا ہے اور تمییز میں مقاصد الحسنہ ہی کی طرح (صاحب تمییز) نے کہا کہ فقر کے بارے میں روایت واہیہ میں سے ایک روایت ہے جسے طبرانی نے شداد بن اوس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ '' فقر مومن کے لئے گھوڑے کے رخسار پر خوبصورت نشان سے بھی زیادہ موزوں ہے''۔ ابن تیمیہ نے اسے کذب کہا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے جب کہ مشہور یہ ہے کہ یہ عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم کا قول ہے جیسا کہ ابن عدی نے اپنی کامل میں روایت کیا ہے۔''

شارح بخاری امام احمد بن محمد قسطلانی رحمہٗ اللہ (م ۹۲۳ھ) لکھتے ہیں:

وأماما يروى أنه صلى الله عليه وسلم قال: "الفقرفخرى وبه أفتخر" فقال شيخ الاسلام ابن تيمية والحافظ ابن حجر:هوباطل موضوع [۱۸]

''اور یہ جو روایت کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، الفقر فخری۔۔۔ الخ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور حافظ ابن حجر نے اسے باطل و موضوع کہا ہے۔''

فاضل بریلوی کی تحقیق:

تائید مزید کے لیے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی قدس سرہ کی تحقیق بھی ملاحظہ فرمائیں:

---

17. عجلونی، اسماعیل بن محمد، کشف الخفاء ومزیل الالباس، رقم: 1835، ط: مکتبۃ العلم الحدیث، دمشق۔
Aj'lioni, Ismail bin Muhammad, Kashf al Khafa'a wa muzail al libas, raqam 1835, Maktaba tul Ilm ul Hadith, Dimashq.

18. قسطلانی، احمد بن محمد، شیخ، المواہب الدنیہ، جلد2، ص126، ط: دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1996ء۔
Qust'lani, Ahmad bin Muhammad, Sheikh, al muwahib al dunia, Jild 2, Page 126, Dar ul Kutub al ilmia, Beirut, 1996.

حضور اقدس قاسم النعم، مالک الارض ورقابِ الامم، معطی منعم، قثم قیم، ولی والی ، علی عالی، کاشف الکرب، رافع الرتب، معینِ کافی،حفیظ وافی، شفیعِ شافی، عفو عافی، غفورِ جمیل، عزیز جلیل، وھاب کریم، غنی عظیم، خلیفہ مطلق حضرتِ رب، مالک الناس و دیانِ العرب، ولی الفضل، جلی الافضال، رفیع المثل، ممتنع الامثال ﷺ کی شان ِارفع و اعلیٰ میں الفاظ مذکورہ (یتیم، غریب، مسکین، بے چارہ) کا اطلاق ناجائز و حرام ہے۔

خزانۃ الاکمل مقدسی وردالمحتار اواخر شتی میں ہے:

یجب ذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم بأسماء معظمة فلا یجوزأن یقال أنهُ فقیر، غریب، مسکین۔

"حضور ﷺ کا تذکرہ عزت وتکریم والے ناموں سے کرنا لازم وفرض ہے اوراس طرح کہنا جائز نہیں کہ آپ ﷺ فقیر، غریب اور مسکین تھے۔"

علامہ خفاجی رحمہُ اللہ " نسیم الریاض" جلد رابع ص ۴۵۰ پر لکھتے ہیں:

الأنبیاءعلیهم الصلوٰة والسلام لایوصفون بالفقرولایجوزأن یقال لنبینا صلی اللہ علیه وسلم فقیروقولهم عنه: "الفقر فخری" لا أصل لهُ کما تقدم۔

"انبیائے کرام علیہم السلام کو فقر سے موصوف نہ کیا جائے اور یہ جائز نہیں کہ ہمارے آقا نبی کریم ﷺ کو فقیر کہا جائے، رہا لوگوں کا "الفقر فخری" کو آپ ﷺ سے مروی کہنا تو اس کی کوئی اصل نہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔" اسی کتاب کے صفحہ ۳۷۸ پر ہے:

قال الزرکشی کالسبکی: لا یجوزأن یقال لهُ صلی اللہ علیه وسلم فقیراومسکین وهواغنی الناس باللہ تعالی لاسیما بعد قوله تعالی: "ووجدک عائلاًفاغنیٰ"وقولهُ صلی اللہ علیه وسلم:"اللّٰهم أحیینی مسکیناً" أرادبه المسکنة القلبیة بالخشوع والفقرفخری باطل لاأصل له۔۔۔ کما قال الحافظ ابن حجرالعسقلانی[۱۹]

[19]. بریلوی،احمد رضا،امام،الفتاویٰ الرضویہ: جلد14، ص626، مطبوعہ رضافاونڈیشن،لاہور،1998ء۔
Barailwi, Ahmad Raza, Imam, Al Fatawa al Rizvia, Jild 14, Page 626,Matbu'a Raza Foundation, Lahore. 1998.

''امام بدر الدین زرکشی نے امام سبکی کی طرح فرمایا کہ یہ جائز نہیں کہ آپ ﷺ کو فقیر یا مسکین کہا جائے اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں میں سب سے بڑھ کر غنی ہیں۔ خصوصاً اللہ تعالیٰ کے ارشاد'' ہم نے آپ ﷺ کو حاجت مند پایا سو غنی کر دیا'' کے نزول کے بعد، رہا آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ ''اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ۔۔۔الخ'' تو اس سے مراد باطنی مسکنت کا خشوع کے ساتھ طلب کرنا ہے اور الفقر فخری باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے۔''

اکابر شعراء کے منتخب اشعار:

ذیل میں کچھ معروف اور بزرگ نعت گو شعراء کے اشعار ملاحظہ فرمایئے جنھوں نے ''الفقر فخری'' کو بطور حدیث نظم کیا ہے:

1۔ حفیظ جالندھری

اگرچہ ''فقر فخری'' رتبہ ہے تیری قناعت کا مگر قدموں تلے ہے فر کسرائی وخاقانی [۲۰]

2۔ بہادر شاہ ظفرؔ

کہتے تھے الفقر فخری جس فقیری کو نبی فخرِ دیں، فخرِ جہاں پر وہ فقیری ختم ہے [21]

3۔ حافظ مظہر الدین مظہرؔ

سبق ہے یاد مجھ کو آج بھی "الفقر فخری" کا بحمد للہ ہے میری خوئے درویشانہ برسوں سے [۲۲]

---

[20]. جالندھری، حفیظ، شاہنامہ اسلام، جلد1، ص143، ط: گیلانی پریس لاہور۔ طبع اوّل، 1929ء۔
Jalandhari, Hafeez, Shah nama islam, Jild 1, Page 143, Gillani Press, Lahore.1929.

[21]. ظفر، بہادر شاہ، کلیات ظفر، حصہ سوم، ص221، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 1994ء۔
Zafar, Bahadur Shah, Kulliyat e Zafar, Part 3, Page 221, Sang e meel publications, Lahore. 1994.

[22]. مظہر، مظہر الدین، حافظ، کلیات مظہر، ص963، ارفع پبلشرز، لاہور، 2013ء۔
Mazhar, Mazhar Uddin, Hafiz, Kulliyat e Mazhar, Page 963, Arfa'a Publishers, Lahore. 2013.

4۔خواجہ محمد یار فریدیؔ

فخری دارد بفقرش مصطفٰی فقر را برہان مولانا فرید (۲۳)

5۔ضاؔمن حسنی

"فقر فخری" سے ہم آہنگ تھی شاہی جس کی ایسا مولا کوئی دیکھا ہے بتا چرخِ کبود (24)

6۔بیچین رجپوری

ازروئے "الفقر فخری" تھا سدا زہد و قنوع پانی پینے کو رکھا جامِ سفالی آپ ﷺ نے (۲۵)

7۔حاؔفظ لدھیانوی

ہے فخر تجھے فقر پہ اے شاہِ دو عالم اے ختم رسل، ہادیِ دیں، خلق مجسم (۲۶)

8۔حفیظ الرحمٰن احسن

عجز کی شان "الفقر فخری" صفت رشک فغفور جاہ و حشم آپ کا
عظمتیں سرنگوں آپ کے سامنے نصب ہے رفعتوں پر علم آپ کا (۲۷)

---

23. فریدی: محمد یار، خواجہ، دیوان محمدی، ص46، ط: آستانہ عالیہ گڑھی شریف، رحیم یار خان، 1998ء۔

Fareedi, Muhammad Yar, Khawaja, Deewan e Muhammadi, Page 46, Astana e alia Garhi Shareef, Rahim yar khan, 1998.

24. حسنی: ضامن، ضامن حقیقت، ص55، ط: بزم فروغ ادب، حیدر آباد، 1986ء۔

Hasni: Dhamin, Dhamin e Haqeeqat, Page 55, Bazm Farogh Adab, Hyderabad, 1986.

25. رجپوری: بیچین، کلیات بیچین، حصہ اول، ص23، ط مکتبہ بیچین، لاہور، 2003ء۔

Rajpori: Be’chain, Kulliyat e Be’chain, Part 1, Page 23, Maktaba Be’chain, Lahore, 2003.

26. لدھیانوی: حافظ، ثنائے خواجہ، ص51، ط: منیب الرحمان اینڈ برادرز، سرگودھا، 1971ء۔

Ludhainawi: Hafiz, Sana’ e Khawaja, Page 51, Muneeb ur Rehman & Brothers, Sargodha, 1971.

27. صدیقی: تابش، "منتخب نعتیں"، ص79، ط: مطبوعات حرمت، راولپنڈی، 1983ء۔

Siddiqui: Tabish, “Muntakhib Naatain”, Page 79, Matbo’at e Hurmat, Rawalpindi, 1983.

9۔پروفیسر اسرآر احمد سہاروی

اگرچہ فقر پہ انداز فخر حاوی ہے تمہارا نقش قدم سجدہ گاہِ شاہاں ہے [۲۸]

ہمارے خیال میں اس شعر کا مصرع اولیٰ یوں ہونا چاہیے:

اگرچہ فخر پہ انداز فقر حاوی ہے

10۔سید امین گیلانی

تجھ سے سنا جب تیرے غلاموں نے "الفقر فخری"
تخت انہوں نے روندے ہیرے رولے تاج اچھالے [۲۹]

11۔رفیع الدین ذکی قریشی

ہیں امت اس کی ہم "الفقر فخری" جس نے فرمایا
اترتے کیوں نہیں پھر حشمت و نخوت کے مرکب سے [۳۰]

۱۲۔جعفر بلوچ

میں ہوں فقر پرور پیمبر کی امت میں جعفرؔ مری جاں مرا دین وایماں ہے "الفقر فخری" [۳۱]

(شاعر نے اس نعت میں "الفقر فخری" کو بطور ردیف استعمال کیا ہے۔)

---

28. محمود: راجا رشید" نعت"، ماہنامہ شمارہ فروری 1994ء، ص56، لاہور۔

Mehmood: Raja Rasheed, "Naat", Mahanama Shumara, Feburary 1994, Page 56, Lahore.

29. گیلانی، امین، سید، سرمایہ درویش، ص27، ط: ادارہ السادات، شیخوپورہ، 1994ء۔

Gillani: Ameen, Syed, Sarmaya e Darwesh, Page 27, Idara al Sada'at, Sheikhupura, 1994.

30. ذکی، رفیع الدین، قریشی، توشہ، ص94، مطبع لاہور، 2002ء۔

Zaki: Rafi Uddin, Qureshi, Tuwsha, Page 94, Matba' Lahore, 2002.

31. بلوچ، جعفر، بیعت، ص31، ط: یونیورسل بکس لاہور، 1989ء۔

Baloch: Jaffer, Bait, Page 31, Universal Books, Lahore, 1989.

13۔بشیر حسین ناظمؔ

وہ ایسے قائل ''العجز فخری'' ہیں کہ عالم کی غنا و سرفرازی ان کے کف پا پہ قرباں ہے [(۳۲)]

(العجز فخری کے الفاظ کتاب الشفاء میں قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ نے ایک طویل روایت بیان کرتے ہوئے نقل کیے ہیں۔)

14۔راجا رشید محمود

ملا ہے درس محمد سے ''فقر فخری'' کا کمال فقر میں مضمر ہے قیصری اپنی [(۳۳)]

15۔محمد اکبر خان میرٹھی

جب سے اکبر ہیں شہ الفقر فخری کے فقیر شال سے بہتر ہے یہ دلق فقیرانہ ہمیں [(۳٤)]

۱٦۔رونقؔ

لولاک تاج خوش نما بس تیرے چہرے پر کھلا ''الفقر فخری'' کی ردا تھی تیری ہی خاطر دھری [(۳۵)]

معراج النبی ﷺ سے متعلق چند موضوع روایات :

اردو نعتیہ شاعری میں بہ کثرت پائے جانے والے ایسے مضامین میں سے ایک معروف مضمون واقعہ معراج میں حضور اقدس ﷺ کے نعلین سمیت عرشِ معلیٰ پر تشریف لے جانے سے متعلق ہے۔جس کا مفہوم

---

32. ناظم،بشیر حسین،جمال جہاں فروز،ص385،ط:فریدیہ پرنٹنگ پریس،کراچی،1998ء۔
Nazim: Bashir Hussain, Jamal e Jahan Faroz, Page 385, Fareedia Printing Press, Karachi, 1998.

33. محمود،راجا رشید،ورفعنا لک ذکرک،ص75،ط:پاپولر پبلشرز،لاہور،1977ء۔
Mehmood: Raja Rasheed, Wa ra fa’ na la ka Zikrak, Page 75, Popular Publishers, Lahore, 1977.

34. میرٹھی:اکبر،محمد خان،گلزار اکبر،ص20،ط:دین محمد اینڈ سنز،لاہور۔
Mirti: Akbar, Muhammad Khan, Gulza’ar Akbar, Page 20, Din Muhammad & Sons, Lahore.

35. رونق،گنجینہ نعت،ص86،نول کشور گیس پرنٹنگ ورکس،لاہور۔
Ronaq: Gunjeena e Naat, Page 86, Nawal Kishwor Gas Printing Works, Lahore.

کچھ یوں ہے کہ جب سرکار دو عالم ﷺ نے عرشِ الٰہی کی طرف عروج فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے پیش نظر جو موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا تھا: فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ج اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى [۳۶]

''اے موسیٰ! اپنے جوتے اتار دو کیوں کہ تم مقدس وادی طویٰ میں ہو۔''

آپ ﷺ نے بھی نعلین اتارنے کا ارادہ فرمایا لیکن ارشاد ہوا: یامحمدﷺ! لا تخلع نعلیک لتشرف السماء بھما۔''اے محمد! اپنے نعلین نہ اتارو تا کہ آسمان ان سے شرف حاصل کرے۔''

علامہ عبد الحئی لکھنوی رحمہٗ اللہ (م ۱۳۰۴ھ) نے اس روایت کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

یامحمد! لاتخلع نعلیک فإن العرش یتشرف بقدومک منتعلا ویفتخرعلی غیره متبرکا فصعد النبیﷺ إلی العرش وفی قدمیه النعلان وحصل له لذلک عز وشان۔

''اے محمد! اپنے نعلین مت اتاریں بے شک عرش آپ کے قدموں کے جوتوں سمیت آنے سے مشرف ہوگا اور اس سے برکت حاصل کر کے اپنے غیر پر فخر کرے گا، پس آپ ﷺ عرش پر تشریف لے گئے (اس حال میں کہ) آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں نعلین تھے اور اس وجہ سے آپ ﷺ کو شان و عظمت حاصل ہوئی۔''

علامہ عبد الحئی لکھنوی رحمہٗ اللہ فرماتے ہیں: اس قصے کا تذکرہ اکثر نعت گو شعراء نے کیا ہے اور اسے اپنی تالیفات میں درج کیا ہے اور ہمارے زمانے کے اکثر واعظین اسے طوالت و اختصار کے ساتھ اپنی مجالس وعظ میں بیان کرتے ہیں۔ جبکہ شیخ احمد المقری نے اپنی کتاب ''فتح المتعال فی مدح النعال'' میں علامہ رضی الدین قزوینی اور محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمہٗ اللہ نے ''شرح مواہب اللدنیۃ'' میں زور دے کر وضاحت کی ہے کہ یہ قصہ مکمل طور پر موضوع ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گھڑنے والے کو برباد کرے۔ معراج شریف کی کثیر روایات میں کسی ایک روایت سے بھی یہ ثابت نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت پاپوش مبارک پہنے ہوئے تھے۔ [۳۷]

---

[36]. طٰہٰ: 12 (القرآن)

Surah Taha: 12, Al Quran.

[37]. لکھنوی، عبد الحئی، علامہ، الآثار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، ص 33، ط: ادارہ احیاء السنۃ، گوجرانوالہ۔

Likhnawi: abdul Ha'i, Allama, al Atha'ar al marfo'ath fi al Akhba'ar al Mudhu'at, Page 33, Idara Ahya as Sunnah, Gujranwala.

سرکار دو عالم ﷺ کے نعلین پاک کی فضیلت و عظمت کے حوالے سے لکھی جانے والی ایک اہم اور حوالے کی کتاب "فتح المتعال فی مدح النعال" ہے جس کے مؤلف علامہ احمد المقری التلمسانی رحمہٗ اللہ (١٩٩٢/١٠٤١ھ) (اس کتاب کا اردو ترجمہ مفتی محمد خان قادری اور مولانا محمد عباس رضوی کی مشترکہ کاوش کے نتیجے میں شائع ہو چکا ہے)۔

امام احمد المقری نے اس کتاب میں بعض عرب شعراء کے ایسے نعتیہ اور مدحیہ قصائد نقل کیے ہیں جن میں عرش پر نعلین سمیت جانے کا تذکرہ بڑے والہانہ انداز میں کیا گیا ہے، مثلاً:

یا ناظرا تمثال نعل نبیه قبل مثال نعاله متذللا

"اے نبی مکرم ﷺ! کے نقش نعلین کی زیارت کرنے والے! ان کے نقش نعل کو عاجزی سے بوسہ دے۔"

واذکر به قدما علت فی لیلة الأسراء به فوق السموات العلیٰ

"اور یاد رکھ کہ یہ نعلین حضور ﷺ کے ساتھ معراج کی رات آسمانوں کی بلندی سے اوپر تک گئے تھے۔"

شیخ المقری کا تبصرہ:

مؤلف "فتح المتعال فی مدح النعال" فرماتے ہیں:

مذکورہ کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کو معراج نعلین سمیت ہوا اس کی تصریح شیخ السبتی وغیرہ نے بھی کسی جگہ کی ہے اور یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ آپ ﷺ نے نعلین اتارنے کا ارادہ کیا تو آواز آئی کہ انہیں نہ اتارو۔ شیخ ابو الحسن علی بن احمد الخزرجی نے بھی اس کی اتباع کی ہے، لیکن تلاش بسیار کے باوجود مجھے کتب حدیث میں اس کی تائید نہیں ملی تو درست یہی ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے جب تک کہ یہ آپ تک پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی اور اس طرح کی روایات کو بغیر (مصدقہ) معلومات کے بیان نہیں کرنا چاہیے۔ بعض حفاظ حدیث نے اس کا سخت انکار بھی کیا ہے اور ایسی بات کرنے والوں پر طعن بھی کیا ہے اور اس معاملے میں محدثین کی اتباع بھی متعین ہے کیونکہ وہ زیادہ آگاہ ہوئے ہیں۔[٣٨]

---

38. تلمسانی، احمد المقری، امام، فتح المتعال (مترجم)، ص231، ط: کاروان اسلام پبلی کیشنز، لاہور، 2012ء۔
Tilmaisani: Ahmad al Muqarra'a, Imam, Fatah ul Muta'al (Translated), Page 231, Karwan e Islam Publications, Lahore, 2012.

عجیب بات یہ ہے کہ اس کتاب کے مقدمہ اور بعض تقریظات میں اس موضوع اور جعلی روایت کو نقل کر کے اس سے استشہاد کیا گیا ہے اور نعلین نبوی کی فضیلت اس سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

حضور نبی اکرم ﷺ جب عرش پر تشریف لے گئے تو اپنے نعلین کو اتارنے کا قصد کیا جس پر رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ میرے حبیب! اپنے نعلین کے ساتھ عرش پر چلے آیئے۔۔۔:

لدی الطور موسیٰ نودی اخلع وأحمد على العرش لم یوذن بخلع نعاله (۳۹)

"موسیٰ علیہ السلام کو طور کے قریب جوتے اتارنے کا حکم دیا گیا جب کہ احمد مجتبیٰ ﷺ کو سر عرش بھی یہ رخصت نہ ملی۔"

اسی کتاب کے ایک فاضل تقریظ نگار نے اپنی تحریروں میں اس من گھڑت اور وضعی روایت کو بڑے اہتمام سے جگہ دی ہے۔ (ملاحظہ ہو ص ۹۳) ایک اور معتبر اہل قلم شخصیت نے علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی کے عربی اشعار نقل کرنے کے بعد اسی مضمون و مفہوم کا اعادہ کیا ہے۔ (۴۰)

ایک بزرگ اور معروف تقریظ نگار نے اس جعلی اور موضوع روایت میں مزید اضافہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

جناب الٰہی سے خطاب آیا کہ اے میرے حبیب! آگے چلے آؤ۔ تب حضور ﷺ نے نعلین مبارک اتارنی چاہی تو عرش مجید لرزہ میں آگیا۔۔۔ پس معلوم ہوا جب آپ ﷺ نے نعلین مبارک سمیت عرش پر قدم رکھے تو عرش کو قرار آگیا اور وہ پر سکون ہو گیا اور اس کی عظمت بلند ہوئی۔ (۴۱)

علامہ زرقانی کی تحقیق :

امام محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمہ اللہ (م ۱۱۲۲ھ) "شرح المواہب" میں لکھتے ہیں:

---

[39]. ایضاً، ص 45-44، مطبوعہ لاہور، 2000ء۔

Ibid, Page 44-45, Lahore, 2000.

[40]. ایضاً، ص 99-98۔

Ibid, Page 98-99.

[41]. ایضاً، ص 102۔

Ibid, Page 102.

و قد سئل الإمام رضی الدین القزوینی عن وطئ النبیﷺعلی العرش بنعله، وقول الرب جل جلاله: لقد شرفِ العرش بنعلک یا محمد،هل ثبت أم لا؟ فأجاب: أما حدیث وطئ النبیﷺالعرش بنعله، فلیس بصحیح ولا ثابت۔۔۔الخ (٤٢)

"اور جب امام رضی الدین قزوینی رحمہٗ اللہ سے نبی مکرم ﷺ کے نعلین سمیت عرش پر خرام فرمانے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: " اے محمد! تحقیق عرش تیرے نعل سے شرف پائے" کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ ثابت ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا، جہاں تک حضور ﷺ کے نعلین سمیت عرش پر خرام فرمانے والی روایت کا تعلق ہے تو یہ صحیح اور ثابت نہیں ہے۔"

امام زرقانی علیہ الرحمہ کی تادیب:

امام زرقانی لکھتے ہیں: بعض محدثین فرماتے ہیں:

جس شخص نے یہ روایت گھڑی ہے کہ آپ ﷺ نعلین سمیت عرش پر چڑھے خدا اس کو غارت کرے اس نے شدید بے حیائی کا مظاہرہ کیا ہے اور مؤذبین کے سردار اور عارفین کے پیشوا ﷺ کے بارے میں ایسی جسارت کی ہے اور فرمایا کہ امام رضی الدین قزوینی کا جواب درست ہے۔ بلاشبہ اسراء و معراج کا قصہ طوالت و اختصار کے ساتھ تقریباً چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، لیکن ان میں سے کسی ایک روایت میں بھی اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ نبی ﷺ کے پاؤں میں اس رات نعل تھی، یہ تو صرف بعض جاہل قسم کے قصہ گوؤں کی شاعری میں ملتا ہے اور ان لوگوں نے عرش کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ یہ کہتے ہیں، آپ ﷺ بساط پر آئے اور جوتے اتارنے کا ارادہ فرمایا تو صدا دی گئی کہ آج جوتے مت اتاریں اور یہ باطل ہے کیونکہ پوری چھان بین کے باوجود ایسی کوئی روایت احادیث میں نہیں پائی گئی، اور نہ ہی ایسا کسی حدیث صحیح، حسن یا ضعیف میں وارد ہے کہ آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے گئے ہوں۔ (٤٣)

---

42. زرقانی، محمد بن عبدالباقی، امام، شرح الزرقانی علی المواہب، جلد 8، ص 223، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1996ء۔
Zirqani: Muhammad bin Abdul Baqi, Imam, Sharah Al Zirqani Alal Muwahib, Jild 8, Page 223, Dar ul Kutub al Ilmia, Beirut, 1996.

43. ایضاً۔

Ibid

علامہ زرقانی کی اہم وضاحت

اس مقام پر امام زرقانی فرماتے ہیں:

مگر ان محدثین کے اس دعویٰ میں یہ تامل ہے کہ حضور ﷺ کا سدرۃ المنتہیٰ سے آگے جانا کسی صحیح، حسن اور ضعیف روایت میں وارد نہیں ہوا جب کہ ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

إنه ﷺ لما انتهى إلى سدرة المنتهىٰ غشيته سحابة فيها من كل لون، فتأخر جبريل-

" آپ ﷺ جب سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے تو ایک ہمہ رنگ بادل نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا پس جبریل علیہ السلام پیچھے رہ گئے۔"

اور قزوینی جس کے قول کی تصویب اس محدث نے کی ہے وہ بھی اس روایت کے منقول ہونے کا عتراف کرتے ہیں:

فإنما ورد في أخبارضعيفة ومنكرة [٤٤] "یہ صرف ضعیف اور منکر روایات میں وارد ہوا ہے۔"

علامہ عبدالحئ لکھنوی کی تحقیق

علامہ عبدالحئ لکھنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ایسی ہی روایات میں سے وہ روایت ہے جو قصہ گو (واعظوں) میں مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات نعلین سمیت سیر فرمائی، پھر جب آپ ﷺ آسمان کی بلندیوں پر گئے اور عرش معلیٰ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے ادباً جوتے اتارنا چاہے اور اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ فرمانا بھی پیش نظر تھا کہ (اے موسیٰ! اپنے جوتے اتار دو، بیشک تم وادی مقدس طویٰ میں ہو) تو ملک الاعلیٰ کی بلند بارگاہ سے ندا دی گئی: اے محمد! اپنے جوتے نہ اتارو۔ بعض شعراء اور قصیدہ خوانوں نے بھی اس قصے کو اپنی شاعری اور مجموعوں میں ذکر کیا ہے، یوں یہ قصہ ان کے خواص و عوام میں پھیل گیا۔ [٤٥]

علامہ لکھنوی رحمہ اللہ چند عربی اشعار نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

---

44. ایضاً۔

Ibid

45. لکھنوی، عبدالحئ، مولانا، غایۃ المقال (مجموعۃ الرسائل) ص 228،72، ط: ادارۃ القرآن، کراچی۔

Likhnawi: Abdul Ha'i, Moulana, Ghaya tul Muqa'al (Majmu'a tul Rasail), Page 72-228, Idara tul Qura'an, Karachi.

میں نے جب یہ قصہ بعض واعظین سے سنا تو دل ہی دل میں کہا کہ اس معاملے کا واقع ہونا مصطفیٰ کریم ﷺ کی بلند شان کے باوصف کچھ بعید نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور زمینوں اور آسمانوں کو آپ ﷺ کے قدموں سے مشرف کیا تو کچھ بعید نہیں کہ آپ ﷺ کو نعلین سمیت معراج کرائی ہو اور آپ ﷺ سے فرمایا ہو، اپنے جوتے مت اتارو لیکن (پھر خیال آیا) جو چیز کسی ضعیف روایت تک سے ثابت نہیں ہے ہمیں اسے بیان کرنے کی جرأت نہیں کرنی چاہئے۔ یہاں تک کہ میں امام المقری اور دیگر علماء کی آراء پر مطلع ہوا اور میرا تردد چھٹ گیا اور میرا تحیر جاتا رہا اور میں نے برسرِ مجالس اعلان کیا کہ یہ قصہ موضوع، جعلی، من گھڑت اور اختلافی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہٗ اللہ سے بھی اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا تھا، چنانچہ احکام شریعت میں ہے:

سوال: حضور اقدس ﷺ کا شب معراج عرش الٰہی پر نعلین مبارک سمیت تشریف لے جانا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: یہ محض جھوٹ اور موضوع ہے واللہ اعلم۔[٤٦]

امام قسطلانی کی تصریحات

اسی تسلسل میں واقعہ معراج سے متعلق چند دیگر موضوع روایات کی نشاندہی بھی مناسب معلوم ہوتی ہے جو قصہ گو قسم کے واعظین میں مقبول و مشہور ہیں۔ مثلاً ایک بے اصل روایت وہ ہے جسے صاحب ''مواہب اللدنیہ'' نے درج ذیل الفاظ میں نقل کیا ہے:

قف إن ربک یصلي[٤٧] ''اے محمد! ٹھہرو بے شک تمہارا رب درود بھیج رہا ہے۔''

اس روایت کے بارے میں شیخ امام محمد درویش الحوت (م ١٢٧٦ھ، تلمیذ علامہ ابن عابدین شامی) لکھتے ہیں:

حدیث: قف فإن ربک یصلي، وأنه قیل له ذلک لیلة الإسراء باطل[٤٨]

---

46. بریلوی، احمد رضا، امام، احکام شریعت، ص166، ط: شبیر برادرز، لاہور۔
Brailwi, Ahmad Raza, Imam, Ah'kam e Shariat, Page 166, Shabbir Brothers, Lahore.

47. قسطلانی، احمد بن محمد، شیخ، مواہب اللدنیہ، جلد2، ص382، ط: دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1996ء۔
Qust'lani, Ahmad bin Muhammad, Sheikh, al muwahib al dunia, Jild 2, Page 382, Dar ul Kutub al ilmia, Beirut, 1996.

"حدیث ٹھہرو بے شک تمہارا رب درود بھیج رہا ہے اور یہ کہ ایسا معراج کی رات نبی کریم ﷺ سے کہا گیا باطل ہے۔" ایسے ہی معراج کے حوالے سے وہ روایت جسے طبرانی نے سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے:

"آپ ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات جب میں نے آسمانوں کی سیر کی تو میں جنت میں داخل ہوا پھر ایک ایسے جنتی درخت کے پاس ٹھہرا جس سے زیادہ خوبصورت درخت میں نے جنت میں نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے زیادہ سفید خوشبو دار اور نہ پھل کے لحاظ سے زیادہ پاکیزہ۔ چنانچہ میں نے اس کے پھلوں میں سے ایک پھل پکڑا اور کھالیا تو وہ میری صلب میں نطفہ بن گیا پھر جب میں زمین پر اترا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ملا تو وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حاملہ ہو گئیں۔"[۴۹]

علامہ قسطلانی کا تبصرہ

امام قسطلانی رحمہ اللہ اسے رقم کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اس میں یہ تصریح ہے کہ معراج سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت سے پہلے ہوئی حالانکہ ان کی ولادت اعلان نبوت سے تقریباً سات سال پہلے ہوئی اور بلاشبہ معراج کا واقعہ اعلان نبوت کے بعد کا ہے۔

شارح مواہب امام زرقانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" قسطلانی رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس سے مراد ضعیف کی سب سے بری قسم ہے اور وہ موضوع ہے۔ پھر یقیناً ابن جوزی، امام ذہبی اور حفاظ حدیث نے یہ صراحت کی ہے کہ یہ روایت موضوع ہے اور اگرچہ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے اور ابن جوزی نے اسے ابرادی کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور وہ کذاب، وضاع (حدیث گھڑنے والا) ہے۔ حاکم نے مستدرک میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام ذہبی اپنی تلخیص میں کہتے ہیں: یہ صریح جھوٹ ہے اور یہ روایت مسلم بن عیسیٰ الصفار کی گھڑی ہوئی ہے کیونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا معراج تو کجا

---

48. حوت، محمد درویش، امام، اسنی المطالب، ص222، ط: دار الکتاب العربی، بیروت، 1983ء۔
Hout: Muhammad Darwesh, Imam, Asni al muta'lib, Page 222, Dar ul Kitab al Arbi, Beirut, 1983.

49. قسطلانی، احمد بن محمد، شیخ، مواہب اللدنیہ، جلد2، ص381، ط: دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1996ء۔
Qust'lani, Ahmad bin Muhammad, Sheikh, al muwahib al dunia, Jild 2, Page 381, Dar ul Kutub al Ilmia, Beirut, 1996.

اعلان نبوت سے بھی پہلے پیدا ہوئی ہیں اور یہ اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ مصنف نے ضعیف سے مراد موضوع لیاہے۔"(۵۰)

اس زمرے میں واعظین کی زبانوں پر جاری رہنے والی وہ روایت بھی ہے جسے "معارج النبوۃ" کے حوالے سے پڑھا، سنا اور سنایا جاتا ہے۔ اس روایت کا خلاصہ کچھ یوں ہے: حضور ﷺ نے شبِ معراج براق پر سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ سے وعدہ لے لیا ہے کہ روزِ قیامت جب کہ سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے ہر ایک مسلمان کی قبر پر اسی طرح ایک ایک براق بھیجوں گا جیسا کہ آج آپ ﷺ کے واسطے بھیجا گیا ہے۔
اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا رحمہٗ اللہ سے پوچھا گیا: "یہ مضمون صحیح ہے یا نہیں اور کتاب "معارج النبوّۃ" کیسی کتاب ہے اس کے مصنف عالم اہل سنت اور معتبر محقق تھے یا نہیں؟" آپ نے جواب میں فرمایا: بے اصل ہے۔ کتاب "معارج النبوّۃ" کے مؤلف سنی واعظ تھے، کتاب میں رطب و یابس سبھی کچھ ہے۔ واللہ اعلم۔ (۵۱)

ماہرین حدیث اور ائمہ محدثین نے موضوع روایت کی شناخت اور پہچان کے لئے جو علامات اور اصول بیان کیے ہیں، ان کے مطابق یہ روایت ظاہر الوضع ہے یعنی کلام نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے معمولی مناسبت اور تمسک رکھنے والا طالب علم بھی اس کے مضمون کی رکاکت، عدم فصاحت اور عقل و شرح سے تصادم کے باعث فوراً جان لے گا کہ یہ صاحبِ جوامع الکلم کا کلام نہیں ہو سکتا۔

گلاب کے حوالے سے ائمہ حدیث کی تحقیق

معراج کے حوالے سے یہ بات بھی مشہور ہے کہ گلاب کا پھول اس رات آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے پیدا ہوا اور اس کی خوشبو میں بھی یہی راز پوشیدہ ہے۔ ایک روایت کے الفاظ یوں نقل کئے گئے ہیں:

من أراد أن يشم رائحتی فليشم الورد الأحمر (۵۲)

---

50. زرقانی، محمد بن عبدالباقی، امام، شرح الزرقانی علی المواہب، جلد 8، ص 194، مکۃ المکرمۃ، 1996ء۔
Zirqani: Muhammad bin Abdul Baqi, Imam, Sharah al Zirqani Alal Muwa'hib, Jild 8, Page 194, Makkah tu Mukarramah, 1996.

51. بریلوی، احمد رضا، امام، احکام شریعت، ص 165، ط: شبیر برادرز، لاہور۔
Barailwi, Ahmad Raza, Imam, Ah'kam e Shariat, Page 165, Shabbir Brothers, Lahore.

52. زرکشی، بدرالدین، امام، اللآلی المنثورۃ فی احادیث المشہورۃ، ص 147، ط: المکتب الاسلامی، طبعۃ الاولی، بیروت، 1996ء۔

"جو میری خوشبو کو سونگھنا چاہے وہ سرخ گلاب کو سونگھ لے۔"

امام بدر الدین زرکشی نے "اللآلی المنثورۃ" میں امام سخاوی نے "المقاصد الحسنہ" میں اور شیخ محمد بن طاہر پٹنی وغیرہ نے "تذکرۃ الموضوعات" میں اسے جعلی، من گھڑت اور موضوع روایت قرار دیا ہے۔ (۵۳)

واقعہ معراج سے متعلق اس طرح کی بیش تر روایات مشہور ہیں جن کا تذکرہ اکثر واعظین کی تقریروں اور تحریروں میں ملتا ہے۔

ایسی روایات کے فروغ میں غیر مستند اور بے سروپا حکایات پر مشتمل لٹریچر اور کتب ورسائل کا بڑا ہاتھ ہے۔اس سلسلے میں چند مشہور کتابوں کے نام لئے جا سکتے ہیں، مثلاً نزہتہ المجالس، معارج النبوۃ، وعظ بے نظیر، بارہ تقریریں، صوفیائے کرام سے غلط طور پر منسوب تذکرے، ملفوظات کے مجموعے اور فضائل اعمال کے نام سے مختلف موضوعات پر شائع ہونے والی غیر علمی کتابیں اور حصول ثواب کے لیے مفت تقسیم کیے جانے والے کتابچے اس قسم کے مواد سے بھرے ہوتے ہیں۔ ہماری نعتیہ شاعری پر عربی اور فارسی شاعری کا بھی کسی حد تک گہرا اثر ہے لہذا عربی اور فارسی اساتذہ کے اشعار میں پائے جانے والے مضامین کو بھی خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ عربی اشعار میں اسی مضمون کا حامل شعر اوپر (بحوالہ "فتح المتعال") گزر چکا ہے فارسی میں بھی یہ مضمون بعض اکابر نے منظوم کیا ہے نظامی گنجوی کا شعر دیکھیے:

اکابر شعراء کے منتخب اشعار :

سریرِ عرش را نعلین او تاج امین وحی و صاحب سرِ معراج (۵۴)

آخر میں اردو کے معروف اور غیر معروف نعت گو شعراء کے اشعار بطور نمونہ پیش خدمت ہیں :

Zarakshi, Badr Uddin, Imam, al ala al manshoorah fi ahadith al mashoorah, Page 147, al maktab al islami, Taba tul Awla, Beirut, 1996.

53. ایضاًوزرقانی، محمد بن عبدالباقی، امام، مختصر المقاصد الحسنہ: رقم 91، ط: المکتب الاسلامی، بیروت، 1989ء۔

Ibid, &Zirqani: Muhammad bin Abdul Baqi, Imam, Mukhtasir al Maqasid al Hasna, Raqam 91, Al Maktab al Islami, Beirut, 1989

54. بریلوی، شفیق، ارمغان نعت، ص62، ط: مرکز علوم اسلامیہ، کراچی۔

Barailwi: Shafiq, Armaghan e Naat, Page 62, Markaz uloom e islamia, Karachi.

1۔ بیدم وارثی

نعلین پا سے عرشِ معلی کو ہے شرف　روح الامیں ہیں غاشیہ بردار مصطفیٰ (٥٥)

2۔ وہبی لکھنوی

حکم موسیٰ کو ہوا "فاخلع" مگر معراج میں　تاج فرش عرش ہے نعلین پائے مصطفیٰ (٥٦)

3۔ وحشی

تیری نعلین کا وہ رتبہ ہے اعلیٰ جس سے　عرش کے فرش کو حاصل شرف تاج ہے آج (٥٧)

4۔ حافظ

عرش پہ نعلین سے جانے والے　شبِ معراج میں اللہ (٥٨)

5۔ شاہ انصار الٰہ آبادی

خود عرش نے بوسے لیے ایقان و ادب سے　کیسے ہو بیاں آپ کے نعلین کا عالم (٥٩)

6۔ بشیر حسین ناظم

نقشِ نعلِ پاکِ سلطانِ اُمم　بدر بن کر عرش کے سر پر کھلا (٦٠)

---

55. وارثی: بیدم شاہ، کلیات بیدم وارثی، ص 81، ط: خزینہ علم وادب، لاہور۔

Warsi: Bai'dam Shah, Kulliyat e Bai'dam Warsi, Page 81, Khazina e ilm wa adab, Lahore.

56. لکھنوی: وہبی، کلیات وہبی، ص 17، ط: منشی نامی نول کشور، لکھنؤ۔

Likhnawi: Wah'bi, Kulliyat e Wah'bi, Page 17, Munshy Namy Nawal Kishwor, Likhnow.

57. وحشی، گنجینہ نعت، مرتبہ محمد شریف، حصہ دوم، ص 22، ط: نول کشور گیس پرنٹنگ ورکس، لاہور۔

Wahshi, Ganjeena e Naat, Murtibuho Muhammad Shareef, Part 2, Page 22, Nawal Kishwor Gas Printing Works. Lahore.

58. حافظ، گنجینہ نعت، مرتبہ محمد شریف، حصہ دوم، ص 87، ط: نول کشور گیس پرنٹنگ ورکس، لاہور۔

Hafiz: Ganjeena e Naat, Murtibuho Muhammad Shareef, Part 2, Page 87, Nawal Kishwor Gas Printing Works, Lahore.

59. الٰہ آبادی، شاہ انصار، کلام لاکلام، ص 50، ط: ادبستان انصار، کراچی۔

A'lah A'abadi, Shah Ansa'ar, Kalam la Kalam, Page 50, Adbistan Ansa'ar, Karachi.

7۔بشیر حسین ناظم

ان کے نعلین کا مقام فلک　　　ان کے نعلین تک مری پرواز (۶۱)

8۔غلام قطب الدین فریدی

عرشِ اعلیٰ کا بھی اعزاز بڑھا ہے ان سے　　　سلسلہ فیض کا ایسا ترے نعلین میں ہے (۶۲)

9۔راجا رشید محمود

کیا سراپائے پیمبر کا مقام　　　نعل تک معراج میں ہے مقتدر (۶۳)

پیش نظر تحقیقی مضمون متعدد صحیح احادیث کے علاوہ تقریباً ۱۰ موضوع و من گھڑت روایات کے استنادی جائزہ پر مشتمل ہے، جبکہ اکیس ائمہ محدثین اور اکابر فقہاء کے محققانہ اقوال سے استفادہ کرتے ہوئے اس تحریری کاوش کو سرانجام دیا گیا ہے۔اردو نعتیہ شاعری کے حوالے سے کم و بیش ۳۰ معروف و معتبر شعراء کے کلام سے متعلقہ اقتباس حدیث پر مبنی اشعار کا انتخاب بھی مع حوالہ مآخذ درج کر دیا گیا ہے۔

خلاصہ بحث

پیش نظر مجمل تحقیق اردو نعتیہ شاعری میں وارد جعلی موضوع اور من گھڑت روایات کی نشاندہی پر مبنی ہے اور اس میں احکام شرعیہ کے دوسرے بڑے مأخذ حدیث نبوی ﷺ کی نقل و روایت کے حوالے سے مطلوبہ معیار اور استعداد کی اہمیت اور اہلیت کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔خاص طور پر کسی جھوٹی اور من

60. ناظم، بشیر حسین، جمال جہاں فروز، ص401،ط: فریدیہ پرنٹنگ پریس، کراچی، 1998ء۔

Nazim: Bashir Hussain, Jamal e Jahan Faroz, Page 401, Fareedia Printing Press, Karachi, 1998.

61. ایضاً، ص133۔

Ibid, Page 133.

62. فریدی، غلام قطب الدین، بیتابی، ص72،ط: شرکت پرنٹنگ پریس لاہور، 2003ء۔

Fareedi, Ghulam Qutub Uddin, Beta'bi, Page 72, Shirkat Printing Press,Lahore, 2003.

63. تلمسانی: فضائل نعلین حضور، (مترجم) ص119،ط: ماشاءاللہ بک، لاہور، 2000ء۔

Tilmaisani: Fadhail e Nala'in e Huzoor (Translated), Page 119, Masha'allah Book, Lahore.

گھڑت روایت کو رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک سے منسوب کرنے پر جو وعیدیں وارد ہیں ان کی روشنی میں شعر وادب خصوصاً نعتیہ شاعری جو ایک اہم ذریعہ ابلاغ و تبلیغ ہے کو غیر مستند اور وضعی روایات سے پاک کرنے پر زور دیا گیا ہے۔اس جہت سے بعض ایسی معروف موضوع روایات کی نشان دہی ائمہ حدیث کی تحقیقات کی روشنی میں مع حوالہ مأخذ کے کر دی گئی ہے جو اکثر و بیشتر نعت گو شعراء نے اپنے اشعار میں بلا تحقیق منظوم صورت میں بیان کر دی ہیں۔آخر میں بطور نمونہ نمائندہ شعراء کے منتخب اشعار درج کر دیئے گئے ہیں۔

نتائج وسفارشات

حدیث نبوی ﷺ کے بیان وابلاغ کی نزاکت اور اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے دینی اصول وضوابط کے مطابق اسے آگے پہنچایا جانا نہایت ضروری امر ہے جیسا کہ اس سے متعلق بشارات اور وعیدیں احادیث صحیح میں وارد ہوئی ہیں۔ خاص طور پر تحریر و تقریر اور نظم ونثر میں حدیث شریف کی صحت و سقم کا لحاظ رکھتے ہوئے اسے نقل کیا جانا لازم ہے اس رعایت کے ساتھ کہ حدیث ضعیف فضائل اعمال میں باتفاق محدثین قابل قبول ہے اور کم از کم اس سے استحباب کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ نعت گو شعراء، نقیب اور نعت خوان حضرات کو چاہیے کہ حدیث شریف کے بیان میں انتہائی محتاط رویہ اختیار کریں کیونکہ بلا تحقیق نقل در نقل کے نتیجہ میں کئی طرح کی شرعی و اعتقادی قباحتیں جنم لیتی ہیں جس سے بعض اوقات غیر دین، دین اور بدعات، سنت کا درجہ پا جاتے ہیں اور مسلم معاشرہ اعتقادی و عملی سطح پر نہ صرف بے عملی بلکہ بدعقیدگی کا شکار ہو جاتا ہے۔اسی طرح بے بنیاد غلو ومبالغہ واعظین اور کم علم شعراء کے کلام کے ذریعے عامۃ الناس کے عقائد و نظریات کا جزو لاینفک بن کر معاشرے میں فرقہ وارانہ تعصب کے فروغ اور فساد فکری و نظری کا سبب بنتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License